رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۶۲
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۶۲

Sept, oct, 1959

بیادگار

اعلیحضرت امیر الملت عظیم البرکت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نور اللہ مرقدہٗ

زیر سرپرستی

عالیجناب فیض مآب مولانا الحاج سراج الملت حضرت حافظ سید محمد حسین شاہ صاحب سجادہ نشین علی پوری دامت برکاتہم

انجمن خدام الصوفیہ کا واحد ترجمان

انوار الصوفیہ

جلد ۵۲ شمارہ ۹ و ۱۰

ماہ ستمبر و اکتوبر سنہ ۱۹۵۹ء

سالانہ چندہ پانچ روپے

ششماہی چندہ

مدیر اعزازی
حضرت صاحبزادہ حاجی سید انور حسین صاحب علی پوری دام فیضہ

ادارہ تحریر
مولانا غلام رسول گوہر
حکیم فضل الٰہی اکمل صدیقی

ترسیل زر کا پتہ
الحاج مولانا حاجی مہر عبدالحق مینیجر رسالہ انوار الصوفیہ کچی مسجد سیالکوٹ شہر

چوہدری محمد ابراہیم پرنٹر پبلشر نے ایملگا میٹڈ پریس بازار کٹھیالؤں سے چھپوا کر کچی مسجد سیالکوٹ سے شائع کیا۔

رحمۃ اللہ علیہ

انوار الصوفیہ رسالہ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام ۱۹۰۴ کو شروع کروایا تھا رسالہ انوار الصوفیہ کی ۴۲ جلدیں مہیا کرنے پر جناب محمد محمود صاحب کا مشکور ہوں اور ان رسائل کا سکین کا تمام کام شیخ معزالدین فاؤنڈیشن کے بانی جناب پروفیسر محمد عاطف صاحب نے کروایا ہے،(بختیار حسین جماعتی) رسائل کی لسٹ درج ذیل ہے

پروفیسر محمد عاطف
خلیفہ مجاز شیخ معزالدین طالبی جماعتی

شیخ معزالدین فاؤنڈیشن لاہور

No	Issue	No	Issue	No	Issue
1	1950 February	15	1965 March	29	1973 October
2	1950 March	16	1966 September	30	1973 November
3	1959 May June	17	1966 October	31	1974 February
4	1959 Sept October	18	1966 November	32	1974 April
5	1961 March	19	1967 October	33	1974 May June
6	1961 September	20	1968 October Nov	34	1974 July
7	1961 October Nov	21	1971 Agust	35	1974 May June
8	1962 April	22	1971 December 1972 Jan	36	1975 Agust
9	1962 January	23	1971 May	37	1975 July
10	1962 November	24	1971 July	38	1975 May
11	1962 December	25	1971 Semptember	39	1975 September
12	1963 March	26	1972 April	40	1976 Nov Dec
13	1964 May JUne	27	1973 January	41	1976 Sep Oct
14	1964 JUNE	28	1973 September	42	1977 March April

قواعد وضوابط: ۔ علم تصوف کی اشاعت کرنا بزرگان دین کی سوانح عمریاں پیش کرنا۔ (۲) کتاب و سنت فقہ کی روشنی میں مسائل پیش کرنا۔ (۳) عوام کے افعال و اعمال انسان کے اخلاق سدھارنا۔

ترتیب مضامین

نمبر	نام مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	صاحبزادہ سلام بدرگاہ سید خیر الانام علیہ السلام	حاجی کرم الٰہی جنرل سیکرٹری	۳
۲	نعت شریف	" "	"
۳	لیکن تو چیزے دیگری	ماخوذ	۴
۴	نعت شریف	حاجی کرم الٰہی جنرل سیکرٹری	۱۲
۵	در صفت کوئی مدینہ طیبہ زاد اللہ شرفہا	" "	[illegible]
۶	شان رحمۃ اللعالمین	" "	۱۳
۷	مصطفیٰ ماجاء الا رحمۃ اللعالمین	" "	۱۵
۸	نظم خیر مقدم	عبدالمنان صاحب نقشبندی جماعتی	۲۲
۹		انجنیئر۔ کراچی۔ یونیورسٹی	
۹	احباب	حاجی کرم الٰہی صاحب جنرل سیکرٹری	۲۵
۱۰	یوم وصال اعلیحضرت امیر ملت قدس سرہ العزیز	کلیم جماعتی	۲۶
۱۱	مسئلہ اطاعت والدین فی سعادت دارین	ازجناب سید پیر حیدر حسین شاہ صاحب	۲۷

ارتحال: ۔ نہایت ہی دلی رنج اور اندوہ سے یہ خبر درج رسالہ کی جاتی ہے۔ کہ اعلحضرت امیر الملت والدین سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہٗ کے ایک نہایت ہی دیرینہ غلام جناب میاں شاہ دین صاحب والد بزرگوار جناب حاجی عبدالعزیز و میاں غلام رسول صاحبان صراف منگلا مارکیٹ نارووال کے تھے۔ چند دن بیمار رہ کر بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ ناظرین رسالہ سے التجا ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمادیں۔

عاجزانہ سلام بدرگاہ سید خیر الانام علیہ السلام

السلام ای رحمۃ للعالمین
السلام ای صدر بزم مرسلین

السلام ای اشرف پیغمبراں
السلام ای افضل پیغمبراں

السلام ای سید ہر دو جہاں
السلام ای بادشاہ انس و جاں

السلام ای خاتم پیغمبراں
السلام ای بہترین مرسلاں

السلام ای قاسم ایمان و دین
السلام ای معطی نور یقین

السلام ای شافع روز جزا
السلام ای صاحب حمد و ثنا

السلام ای صاحب جود و سخا
السلام ای مصطفیٰ ای مجتبیٰ

السلام ای معطی انعامہا
السلام ای قاسم اکرامہا

السلام ای طاہر و طیب نسب
السلام ای سید والا حسب

السلام ای صدر بزم انبیا
السلام ای بہترین مرسلین و انبیا

السلام ای نور رب العالمین
السلام ای رحمۃ للعالمین

حال زار مسلم خستہ ببیں
نظر رحمت رحمۃ للعالمین

رحم بر کرم الٰہی بے نوا
ای خدا بہر نبی المصطفیٰ

نعت شریف

ہے آمد آج محبوب خدا کی
حبیب کبریا صدر العلیٰ کی

ہے آمد آج صدر الانبیا کی
شہ جن و بشر نور الہدیٰ کی

ہے آمد آج ختم الانبیا کی
شفیع عاصیاں روز جزا کی

شہ لولاک نور عرش اعظم
امام المرسلین خیر الوریٰ کی

بنی ساری خدائی جن کی خاطر
ہے آج آمد اسی شمس الضحیٰ کی

مبارک مومنو تم کو مبارک
یہ آمد آج محبوب خدا کی

مبارک آمد ہے کرم الٰہی
حبیب رب شہ ہر دو سرا کی

لیکن تو چیزے دیگری

از بندہ کمترین غلام رسول گوہر مدیر مسئول رسالہ ہذا غفور

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پے درپے لگاتار ۔ نو نو دس دس دنوں تک اس طرح روزہ رکھتے تھے ۔ کہ شام کو بھی افطاری کے بغیر رات دن کا روزہ رکھتے تھے ۔ اس کو احادیث میں صوم وصال کے نام سے یاد کیا گیا ہے ۔ جب صحابہ نے جن کو ہر وقت متابعت نبوی کا شوق دامنگیر رہتا تھا ۔ اسی قسم کا روزہ رکھنا شروع کیا تو وہ عاجز آ گئے ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا کہ تم صوم وصال میں میری متابعت کے مامور نہیں ہو ۔ اور اپنے متعلق ارشاد فرمایا ۔ انی لست کمثلکم انی ابیت عند ربی ھو یطعمنی ویسقینی میں تمہاری مثل نہیں ہوں ۔ میں اپنے رب کے پاس شب باش ہوتا ہوں ۔ وہ مجھ کو کھلاتا ہے ۔ اور مجھ کو پلاتا ہے ۔ آپ کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ بھی جن کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ۔ اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم آپ کی مثل نہ تھے ۔ چہ جائیکہ آج ہم سراپا گنہگار اپنے منہ سے یہ کہیں کہ آپ ہمارے جیسے بشر ہیں العیاذ باللہ ۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی ساری مخلوق میں کوئی بھی آپ کی مثل نہیں ۔ حضرت امام کبیر مولانا الشیخ عبد السلام ساذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ۔ تضاءلت الفھوم لم یدرکہ منا سابق ولا لاحق سمجھ سوجھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت معلوم کرنے سے عاجز ہو چکی ہے پس ہم میں سے کوئی اسے نہیں پا سکا نہ اولین نہ آخرین ۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ اعلم ان من تمام الایمان بہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بان اللہ جعل خلق بدنہ الشریف علی وجہ لم یظہر قبلہ ولا بعدہ خلق آدمی مثلہ مواہب اللدنیہ صفحہ ۲۶۵ جان کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھنے کا کمال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بدن شریف کو اس وجہ اور خوبی پر پیدا کیا ہے ۔ کہ اس کی مثل آپ سے پہلے اور نہ آپ سے بعد کسی آدمی میں ظاہر نہیں ہوئی امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے خدا ان کو غریق رحمت کرے فیصلہ ہی کر دیا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں نہ پہلے اور نہ پیچھے اپنے پیارے محبوب جیسا کوئی انسان اور آدمی پیدا ہی نہیں کیا ۔ جو عقل کے اندھے یہ کہتے رہتے ہیں ۔ کہ آپ ہمارے جیسے بشر ہیں ۔ ان کو امام قسطلانی کے اس قول کو بار بار پڑھنا چاہیے تاکہ انہیں ہدایت نصیب ہو ۔ اور سنیئے علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب معتمد میں رقمطراز ہیں ۔ اور اگر کوئی شخص قائل ہو مثل یا نظیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کافر ہے ۔ کیا خوب ان بزرگوں نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے جیسا کہنے والوں کو بیدھڑک کافر ہی کہہ دیا ہے ۔ سچ ہے ۔ انبیا کی توہین کفر ہوتی ہے ۔ اور انبیاء

کو اپنے جیسا کہنا ان کے منصب رسالت و نبوت کا جو ایک عظیم الشان منصب ہے۔ انکار کرنا ہے۔ اس سے بڑھ کر تو ہین انبیا کا کیا درجہ ہے۔ بے شک ایسے گستاخ دریدہ دہن لوگ اسی فتویٰ کے مستوجب و لائق ہیں۔ جو علامہ تورپشتی نے اپنی کتاب معتمد میں دے دیا۔ اور اہل سنت والجماعت کا نہ صرف ایک ایک عالم بلکہ ایک ایک فرد اس پر صاد کرتا ہے۔ اور سنیئے امام علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی رحمتہ اللہ علیہ شرح شفاء میں لکھتے ہیں۔ ما اعطاہ اللہ تعالیٰ من الکمال الذی لم ینلہ سواہ ولا ید انیہ فیہ احد الجواہر ج ۲ ص ۵۷۶ اللہ تعالیٰ نے جو کمالات حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے ہیں آپ کے سواہ ان کو کسی نے پایا ہے۔ اور نہ کوئی ان میں آپ کے قریب پہنچا ہے۔

امام العلامہ شیخ سلیمان الجمل شافعی مولف حواشی جلالین بنیج شرح دلائل الخیرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم شریف وحید کی شرح لکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ لا ثانی لہٗ فی شئی ہ الجواہر ج ۲ ص ۷۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ثانی نہیں کسی چیز میں نہ ذات میں نہ صفات میں۔

عارف باللہ امام صاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ درود شریف وصوتیہ کی شرح میں لکھتے ہیں۔ ووصفہ بالاحد تیہ لکونہ علیہ السلام عدیمۃ المثیل والنظیر والشبیہ فی الذات والصفات من سائر المخلوقین۔ الجواہر ج ۲ ص ۲۸ اور آپ کو احدیث کے ساتھ اس واسطے موصوف کیا کہ مخلوق میں سے کوئی بھی آپ کا مثل اور نظیر اور شبیہ نہیں ہے نہ ذات میں نہ صفات میں۔

امام محدث شہاب الدین ابن حجر مکی الشافعی متوفی ۹۷۳ھ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شرح شمائل ترمذی میں رقمطراز ہیں۔

اعلم ان من تمام الایمان بہٖ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقادات لم یجتمع فی بدن آدمی من محاسن الظاھرۃ ما اجتمع فی بدنہٖ صلی اللہ علیہ وسلم وسِرّ ذٰلک انّ المحاسن الظاھرۃ ایات علی المحاسن الباطنۃ والاخلاق الذکیۃ ولا اکمل منہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا مساوی لہٗ فی ھذا الا مل اول۔ الجواھر ج ۲ ص ۵۵

جان کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کی تکمیل میں سے ہے۔ کہ اعتقاد رکھا جائے کہ جو محاسن ظاہری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں ہیں وہ انسانوں میں سے کسی ایک آدمی کے جسم میں بھی جمع نہیں ہوئے۔ اور اس کا بھید یہ ہے کہ محاسن ظاہر محاسن باطنی اور اخلاق پاکیزہ کے ظاہری نشان ہوتے ہیں۔ اس صورت میں نہ کوئی آپ کے برابر ہے۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور صفت سے بھی کسی کی بزرگی اور صفت برابر نہیں ہے۔ چنانچہ کتب احادیث میں آپ کے خصائص مشہور و معروف ہیں۔ ان میں سے ہم یہاں شفا قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ سے چند خصائص مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر لکھتے ہیں۔ جس سے عاقل و دانا پر روز روشن کی طرح یہ امر واضح ہو جائے گا۔ کہ ہمیں بشریت میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات

گرامی کے ساتھ کوئی ادنیٰ واسطہ بھی نہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اتانی جبرئیل علیہ السلام فقال قلبت مشارق الارض ومغاربھا فلم ار رجلا افضل من محمد ولم ار بنی اب افضل من بنی ھاشم (طبرانی) میرے پاس جبرئیل آیا اور اس نے کہا کہ میں نے زمین کے مشرقوں اور اس کے مغربوں کو چھان مارا لیکن میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل کسی آدمی کو نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی باپ کے بیٹوں کو بنی ہاشم سے افضل پایا۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ نبوت آپ کے واسطے کب واجب ہوئی تھی آپ نے فرمایا جبکہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھا۔ واثلہ ابن اسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے ابراہیم کی اولاد سے اسمٰعیل کو چنا اور اسمٰعیل کی اولاد سے بنی کنانہ کو چنا اور بنی کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھ کو چنا۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چنے ہوؤں سے چنے ہوئے ہیں۔ اور جو چیز چنی ہوتی اور خالص کی ہوئی ہو۔ وہ اس چیز سے افضل و اعلیٰ ہوتی ہے۔ جس سے اس کو چنا اور خالص کیا گیا ہے۔ یہ امر مسلمہ اور بدیہیہ ہے۔ کہ گلاب کا پھول کی وہ قیمت نہیں جو اس کے عطر کی ہے۔ اور پھول اور عطر ہرگز مساوی اور ایک دوسرے کے مثل قرار نہیں دیئے جا سکتے اور دیکھئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ اور آپ کا سایہ نہیں تھا نہ سورج کی روشنی میں اور نہ چاند کی روشنی میں۔ آپ کے جسم شریف سے خوشبو آتی تھی۔ اور آپ کے پسینہ سے ایسی خوشبو آتی تھی۔ کہ اس کی مثال کسی چیز میں نہیں پائی گئی۔ آپ کے ہاتھ مبارک ریشم سے زیادہ ملائم اور نرم تھے۔ آپ جیسے روشنی میں دیکھتے تھے۔ ویسے ہی اندھیرے میں دیکھتے تھے۔ اور جس طرح آگے سے دیکھتے تھے۔ اسی طرح پیچھے سے دیکھتے۔ خواب میں صرف آپ کی آنکھیں بند ہوتی تھیں۔ لیکن دل بیدار رہتا تھا۔ آپ کا خون مبارک اور بول پاک تھا۔ آپ کے لعاب دہن سے کھارے کنوئیں کا پانی شیریں ہو جاتا تھا۔ اور طعام میں برکت آجاتی تھی۔ یہ جملہ صفات کتب سیر میں معتبر اسانید کے ساتھ ثابت ہیں۔ نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب قضا رحاجت (پاخانہ) کے واسطے تشریف لے جاتے تو وہاں کچھ بھی نہ ہوتا چنانچہ عائشہ نے کہا۔ انک تاتی الخلاء فلا نری منک شیئا من الاذی بیشک آپ پاخانہ کرنے کی جگہ پر آتے ہیں۔ اور ہم آپ سے کوئی چیز از قسم گندگی نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا۔ یا عائشہ اوما علمت ان الارض تبتلع ما یخرج من الانبیاء اے عائشہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ تحقیق زمین نگل جاتی ہے۔ اس چیز کو جو انبیاء کے بدن سے خارج ہوتی ہے۔ فلا یری منہ شیء پس نہیں نظر آتی۔ اس سے کوئی چیز۔ شفاء میں ہے۔ انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن منہ شیء یکرہ ولا غیر طیب تحقیق نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی چیز نہ ہوتی تھی۔ جو گندی اور غلیظ یا خوشبودار نہ ہو۔

علامہ ابن حجر مکی الشافعی ہمزیہ کے پہلے شعر کی شرح میں لکھتے ہیں۔ انہ لا مجد یساوی مجدہ۔ تو بیشک کوئی بزرگی و عظمت آپ کی بزرگی و عظمت کے برابر نہیں ہے۔

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب سنن کبری کے باب ۱۴۱ میں لکھتے ہیں۔ فلا احد من اھل السموات واھل الارض یساویہ فی مقام من المقامات ۔

پس زمین و آسمان والوں میں سے کوئی ایک ایسا موجود نہیں ہے۔ جو آپ کے مدارج عالیہ میں سے کسی ایک ادنی سے مقام میں برابر ہو۔

امام حجر مکی ہمزیہ کی شرح میں طلع البدر علینا بردہ شعر لکھنے کے بعد لکھتے ہیں۔

ھذہ التشبیہات جرت علی عادت العرب والا فلا حادث یعادل صفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم الخَلْقِيَّةَ وَالخُلُقِيَّۃَ

یہ تشبیہات اہل عرب کے محاورہ پر ہیں۔ ورنہ کوئی ایسی مخلوق نہیں کہ اس کی صفات خلق اور خلق میں حضور کے برابر ہوں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر شمائل لکھ کر اس امر کو ثابت کرتے ہیں۔

(۱) **چہرہ مبارک** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور صلی علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چمکتا ہوا سورج ہے۔ براء ابن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ جابر ابن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سورج اور چاند کی مانند تھا۔ یہاں بھی اہل عرب کے محاورہ پر یہ محض تشبیہات ہی ہیں۔ ورنہ کہاں سورج اور چاند کہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ انور چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

یا صاحب الجمال ویا سید البشر — من وجہک منیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کسی اردو کے شاعر نے کہا ہے۔

چاند سے تشبیہ دینی یہ کیا انصاف ہے — چاند کے منہ پر چھائیاں حضرت کا چہرہ صاف ہے

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں — کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

آپ مجسم اور سراپا نور تھے جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن پاک میں آپ کو نور کہا ہے۔ قد جاءکم من اللہ نور۔ تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور۔ ابی الہالہ کی حدیث میں ہے۔ یتلالاء وجھہ تلالاء القمر لیلۃ البدر (شفاء ص ۲)

آپ کا چہرہ مبارک اس طرح چمکتا تھا جس طرح چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ اذا تکلم کان النور یخرج من ثنایاہ شفاء
جب کلام فرماتے تو آپ کے سامنے کے دو دانتوں سے نور سا نکلتا ہوا دیکھا جاتا۔ واذا ضحک تلالا فی الجدر (شفا ص۲۲)
اور جب ہنستے تو دیواروں پر روئے اقدس سے نور کی شعاعیں پڑتیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دفعہ دربار رسالت مآب میں عرض کی یا رسول اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کی کیفیت یہ تھی کہ تاریکی میں ان کے حسن کی وجہ سے اجالا ہو جایا کرتا تھا۔ اور آپ سید المرسلین ہیں۔ آپ کو تو اس سے زیادہ ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے اصلی حسن و جمال کو ستر ہزار پردوں میں چھپایا ہے۔ اگر مجھ کو بلا حجاب بھیجا جاتا تو مجھے دیکھنے کی کسی آنکھ میں بھی تاب و تواں نہ ہوتی۔ بلکہ میرے سوزش حسن سے سارا عالم فنا ہو جاتا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ مجھ کو اپنا اصلی حسن دکھائیں۔ ابھی صدیقہ کی زبان سے درخواست کے الفاظ پورے بھی نہ ہوئے۔ تھے۔ کہ جبریل کو حکم ہوا کہ میرے پیارے کے چہرہ سے سوئی کے ناکے کے برابر حجاب اٹھا دے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذرا تبسم فرمایا۔ چہرہ انور سے ایک ایسا نور چمکا کہ صدیقہ دیکھنے کی تاب نہ لا سکیں۔ اور بیہوش ہو کر گر گئیں۔ جب ہوش آیا تو حضور نے فرمایا عائشہ کیا ہوا تمہیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ قربان ہوں۔ تو ایسا معلوم ہوا کہ سارا شہر آگ میں جل رہا ہے۔ اس وقت حضرت عائشہ نے مندرجہ ذیل شعر کہا۔ ؎

لوامی زلیخا کو راین جبینہ لآثرن بالقطع تلوب علی الیدی

اگر زلیخا کو ملامت کرنے والی زنان آپ کی پیشانی کو دیکھتیں تو ہاتھوں کو کاٹنے کی بجائے اپنے دلوں کا کاٹ لینا پسند کرتیں۔

ابن الفارض رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لو سمع الیعقوب ببعض ملاحۃ فی وجہہ نسی الجمال الیوسفی
اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کی قدرے ملاحت اور خوبصورتی یعقوب سن لیتے تو یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی بھول جاتے۔ صادی ج ۲ ص ۲۰۱

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے بھی اپنے قصیدہ میں کہا ہے ؎

جمال کو کب تیرے پہنچے حسن یوسف کا وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی دیوبندیوں کے استاد پیر اس شعر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بصیغہ خطاب ذکر کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بصیغہ خطاب یا بحرف ندا یا رسول اللہ کہہ کر پکارنا جائز ہے

علامہ نبہانی بیروتی لکھتے ہیں۔ ھو الشمس الا انی الکون نورہ یدوم ونور الشمس لیس

آپ سورج ہیں مگر تحقیق جہاں میں آپ کے نور کو دوام حاصل ہے۔ اور سورج کے نور کو دوام نہیں ۔
چاند تو گنبد کے اندر اور باہر چاندنی

۲۔ **قوت باصرہ** - مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی آنکھ نے کجی کی نہ حد سے بڑھی - بلکہ دل اور آنکھ سے اچھی طرح دیکھا آپ کے دیکھنے کے متعلق ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور بھی حاضر ہے۔ آپ ملائکہ کو اور شیاطین کو بھی دیکھتے تھے۔ آپ نے ملک حبشہ میں نجاشی کے تخت کو اس کے مرنے کے بعد دیکھا۔ اور مدینہ منورہ میں اس کا جنازہ پڑھا۔ جب قریش نے آپ سے بیت المقدس کے متعلق پوچھا آپ نے وہیں بیٹھے بیت المقدس کو دیکھا اور اس کا سب کچھ تفصیل سے بیان کیا۔ اور جب آپ نے مدینہ منورہ میں اپنی مسجد تعمیر کی تو وہیں سے خانہ کعبہ کو دیکھا۔ اور مسجد کے قبلہ کو درست فرمایا۔ اور آپ ثریا میں گیارہ ستاروں کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ولا احالۃ فی ذلک وھی من خواص الانبیاء وخصالھم۔ یہ محال نہیں ہے۔ اور یہ انبیاء کے خواص اور ان کے خصائل سے ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دیکھنے کے متعلق مروی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تجلی فرمانے کے بعد صاف پتھر پر اندھیری رات میں تیس میلوں کی مسافت سے چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔ پھر آپ کی رویت کا کیا اندازہ ہے؟

یہاں بھی جی چاہتا ہے کہ مولوی محمد قاسم کی ایک رباعی لکھوں۔

کہاں بلندی طور اور کہاں ترا معراج ۔۔۔ کہیں ہوئے ہیں زمین و آسمان بھی ہموار
خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ ۔۔۔ تمہارے پیچھے خدا آپ طالب دیدار

۳۔ **قوت سامعہ:** - یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سننے کی طاقت اس میں مخلوق میں سے کوئی آپ کے برابر نہیں تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں۔ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ (ابن جر) میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جبرئیل علیہ السلام کے پروں کی آواز سن لیا کرتے تھے۔ حالانکہ جبرئیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ پہ ہوتے تھے۔ شعرانی۔

نوٹ: - یہاں سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل محبت کا درود شریف سنتے ہیں اطراف زمین کا فاصلہ تو کچھ بھی نہیں حضور تو سدرۃ المنتہیٰ سے سنتے تھے۔

۴۔ **قوت شامہ:** - یعنی سونگھنے کی قوت اس میں بھی آپ کا کوئی ہمسر نہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب

دمی لانے کا ارادہ کیا کرتے تھے۔ تو آپ کی ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سونگھ لیا کرتے تھے (شعرانی) خود قرآن پاک میں اس کی دلیل موجود ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیراہن کی بو مصر سے سونگھ لی تھی۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

ولما فصلت العیر قال ابوھم انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون (پ ۱۳) اور جب قافلہ چلا تو ان کے باپ (یعقوب) نے کہنا شروع کیا کہ تم مجھ کو بڑھاپے میں بہکی باتیں کرنے والا نہ سمجھو تو ایک بات کہوں کہ مجھ کو تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)

کنعان سے مصر تک کی مسافت آٹھ دن کی ہے۔ جب یعقوب علیہ السلام نے آٹھ دن کی مسافت سے پیراہن یوسفی کی بو سونگھ لی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سدرۃ المنتہی سے جبریل کی خوشبو سونگھ لینے میں کیا استحالہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ میں علاقہ یمن، حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشبو سونگھ لیا کرتے تھے چنانچہ فرمایا انی لاجد ریح الرحمٰن بے شک میں رحمان کی خوشبو پاتا ہوں۔ جب سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یمن میں خدا کا ایک بندہ اویس رہتا ہے۔ اس کی خوشبو کو پاتا ہوں۔

۵۔ قوت لامسہ:۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھونے کی طاقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی گنجے کے سر پہ ہاتھ پھیرتے تو اس کے بال اسی وقت پیدا ہو جاتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجوریں لگائیں اسی سال پھل لگ گیا (شعرانی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کرتے وقت ایک بن (بید) کی مسواک گاڑ دی۔ وہ اُگ آئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی کمی ہونے پہ دست مبارک کو کسی چھوٹے سے پانی کے برتن میں رکھا تو پانی انگلیوں سے چشموں کی طرح بہ نکلا (بخاری شریف) بلکہ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی مبارک کو چاند کی طرف اٹھایا تو وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ یہ معجزہ بنام شق القمر مشہور و معروف بین الناس ہے۔

عالیہ سعدیہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک کسی درد و بیماری کے مقام پہ رکھتے تو فوراً آرام ہو جاتا۔ یہاں تک کہ اونٹوں اور بکریوں کے بھی۔

اس موقعہ پہ حضرت زاہر بدری کا ذکر کرنا موزوں و مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک دیہاتی آدمی جس کا نام زاہر تھا اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی محبت تھی کہ وہ جب بھی مدینہ منورہ میں حاضر ہوتا تو حضور کے واسطے ضرور کسی چیز کا تحفہ لاتا۔ اور جب وہ آپ سے رخصت طلب کرتا تو آپ بھی اسکو ضرور کوئی چیز اپنی محبت سے عطا کرتے اور ساتھ فرماتے کہ زاہر ہمارا دیہاتی یار ہے۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے تھے اور زاہر بازار میں

کوئی چیز فروخت کر رہا تھا۔ لیکن اس کا منہ دوسری طرف تھا۔ آپ نے اس کے قریب پہنچکر اپنے دست مبارک اس کی آنکھوں پر رکھ دیئے (یہ ایک محبوبانہ ادا تھی) زاہر نے اپنے جسم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم اطہر سے ملنا شروع کیا آپ نے ہنس کر فرمایا زاہر! یہ کیا کرتے ہو۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ اپنے جسم پر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہوں۔ اس لئے کہ جو جسم آپ کے جسم اطہر سے مس ہو جائے۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ آپ اس کی اس عاشقانہ بات سے اتنے خوش ہوئے کہ بیساختہ پکار اٹھے۔ کوئی ہے جو اس غلام کو خریدے۔ زاہر نے عرض کیا حضرت میں صورت کا اچھا نہیں ہوں میری قیمت گھٹ ملے گی۔ آپ نے فرمایا دنیا والوں کے نزدیک تیری قیمت اگرچہ گھٹ ہوگی لیکن مالک کون و مکان کے نزدیک تیری قیمت بہت بڑی ہے۔ (مشکوٰۃ)

دیکھا حضرات آپ کی قوت لامسہ انسان کو بلکہ ہر چیز کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیتی ہے۔ آپ کے لمس میں ادنیٰ خوبی یہ ہے کہ ناری کو جنتی بنا دیتی ہے۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک کافرہ عورت کے مکان کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھ گئے۔ کافرہ کو جب معلوم ہوا تو اس نے شدت عناد و ضد سے اپنے مکان کی کھڑکیوں کو بند کر دیا۔ کہ کہیں میری نظر چہرہ انور پر نہ پڑے۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ معلوم ہوا کہ میرا یہاں بیٹھنا ناگوار خاطر ہے تو آپ دوسری جگہ تشریف لے گئے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی تو جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم پیارے جس مکان کے ساتھ تیری پشت لگ گئی ہے اس مکان والی عورت کو ہرگز دوزخ نہیں جانے دوں گا۔ اس واسطے اگرچہ مکان کی کھڑکی کو بند کیا تھا لیکن میں نے نار جہنم سے اس کو نجات دینے کے واسطے اس کے قلب کی قلب کی کھڑکی کو تیری محبت اور قبول ایمان کے ساتھ کھول دیا ہے۔ چنانچہ وہ عورت خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئی۔ اور کلمہ شہادت پڑھ کر ایمان لائی۔ (نزہۃ المجالس ص ۹۲ ج ۲)

۴۔ **قوت ذائقہ:۔** یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چکھنے والی طاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بھوکے اور صبح کو سیر شکم اٹھتے:۔ یطعمنی ربی ویسقینی۔ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لعاب دہن کھاری پانی کے کنوئیں میں ڈال دیا جاتا تو وہ میٹھا ہو جاتا (ابونعیم مواہب ص ۳۹۷)

خیبر کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھ میں لعاب دہن ڈالا تو آشوب چشم کی شکایت جاتی رہی (ابن حجر) ہجرت کے وقت غار میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں میں سانپ نے کاٹا تو آپ نے لعاب دہن لگایا فوراً آرام آگیا۔

نعت شریف

۱۔ زہے نور انوار روئے محمدؐ — مہ و مہر تاباں ز روئے محمدؐ
۲۔ خدا خود ثنا خواں خوئے محمدؐ — کہ خلق عظیم است خوئے محمدؐ
۳۔ گناہ عظیم است چوں مفلش بگویم — کہ خلق خدا است خوئے محمدؐ
۴۔ سیاہ است ماہ پیش نور محمدؐ — خجل مہر تاباں ز روئے محمدؐ
۵۔ چوں دیدی نبی را تو دیدی خدا را — کہ دیدار حق است روئے محمدؐ
۶۔ جہاں شد معطر ز شکین زلفش — شدند عطر افشاں روئے محمدؐ
۷۔ چوں دیدار حق است دیدار مولے — تجلی حق نما است روئے محمدؐ
۸۔ منور شدند ایں مہ و مہر و انجم — ز خورشید تاباں روئے محمدؐ
۹۔ ضیا یافتند ایں مہ و مہر و انجم — ز رخسار افشاں روئے محمدؐ

چہ گویم کیستیم من اے کرم الٰہی
غلام گدایان کوئے محمدؐ

در صفت کوئی مدینہ طیبہ زاد اللہ شرفہا

۱۔ زہے شان اعلیٰ کوئے مدینہ — ملائک مدح خواں کوئے مدینہ
۲۔ چہ گویم ثنا شان کوئے مدینہ — کہ حق رحمت افشاں ست بکوئے مدینہ
۳۔ خدا را صبا رو بسوئے مدینہ — سلامے ز من خواں بکوئے مدینہ
۴۔ مدینہ خزینہ ست محبوب مولیٰ — ز عرش بریں بالا کوئے مدینہ
۵۔ دل افروز عالم آں طیب قضائی — معطر دو عالم ز بوئے مدینہ
۶۔ مہ و مہر و انجم و سیارگان ہم — ہمہ پاسبانان کوئے مدینہ
۷۔ بدل من تصدق شدم آں زمانے — شوم چوں دگر بار سوئے مدینہ
۸۔ غلام کمینہ است کرم الٰہی — خدایا رسانش بکوئے مدینہ

شانِ رحمۃ للعالمین

خداوند کریم جل شانہ، وعم نور اللہ کے پیارے محبوب سرکار دو عالم رحمۃ للعالمین خاتم الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت وثنا اور ان کے شانِ اعلیٰ اور مدارج عظیم کی کوئی انسان ضعیف البیان کیا بیان کر سکتا۔ جب خود مولیٰ تعالیٰ مالک ارض وسماء اور اس کے جملہ فرشتگان حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر صلوٰۃ مدام بھیجتے رہتے ہیں۔ کیا شان باشان وبے نظیر ہے۔ کیسے حضور مراتب اور کیسی شان عظیم۔ انسان اسی مقدس منور۔ بدر الدجیٰ۔ کہف الوریٰ۔ بدر الدجیٰ نور ومن اللہ کے کیا اوصاف بیان کر سکتا ہے۔ مگر خریداری یوسف کا سودا ہے۔ نام تو اسی عاجز کا بھی ثنا خوانوں۔ غلامہ غلاماں میں درج ہو جائیگا۔ ہم اس مضمون میں صرف چند آیات قرآن پاک سے جو مولیٰ تعالیٰ نے حضور سید الانبیا والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں فرمائی۔ ناظرین رسالہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

فرمایا۔ (قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین) تحقیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے اے لوگو تمہاری ہدایت کے لئے نور (سرکار دو عالم) اور کتاب کھلی (قرآن پاک) آئے۔ قرآن پاک سے اول خدا تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نور (روشنی) کے آمد کا ذکر کیا۔ اور روشنی کے بعد کتاب میں (قرآن پاک) جس کا مفہوم ومقصود سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ اے لوگو اگر تم قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کامل مکمل کتاب جس میں دارین کے فلاح اور بہبود کے خزانے بھرے ہیں۔ اس کو سمجھنا چاہتے۔ تو پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے ارتباط وتعلق پیدا کرو۔ کیونکہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام (انا من نور اللہ والمومنون من النوری) تو قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے اول نور (روشنی) سرکار دو عالم سے تعلق پیدا کرو۔ اور اس نور کی روشنی میں قرآن پاک کو سیکھو اور اس پر عمل کرو۔ اور اسی نور سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ایک دوسرے آیت باری تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمائی ہے آیت (لا یمسہ الا المطھرون) حضرت محمد صاحب الف ثانی کابلی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت شریف کی نسبت یوں تفسیر فرمائی ہے کہ طہارت ظاہری طہارت ہی مراد نہیں ہے۔ بلکہ قرآن پاک کی آیات نورانی کے مقاصد ومطالب سمجھنے کے لئے لازمی ہے۔ کہ مومن دل وسینہ کو طاہر اور پاک ونورانی بنائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ (نور) کے ارشادات نورانی جو اس نور خداوندی نے اپنے پیارے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نازل فرمائے سمجھنے کا مادہ اور توفیق حاصل ہو۔

کیا ہی پیارے الفاظ ہیں مومنوں کو سرکار کی شان اعلیٰ کا ادب کرنا سکھایا ہے۔ جس سے آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جامع کمالات مستجمع الصفات کس قدر قدر و منزلت اور شان محبوبیت کیسی اعلیٰ و ارفع ہے۔ سورۃ حجرات کے پہلی تین آیات شریف آپ کے ازدیادِ ایمان کے لئے بیان کی جاتی ہیں۔ کہ حضور کی شان تکرم سے جا۔ یاایہا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم (۱) یاایہا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون (۲) ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ اولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوٰی لہم مغفرۃ واجر عظیم +

۱۔ فرمایا اے مومنو جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہو کوئی بات ہو رہی ہو تو تم بالکل خاموش رہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ سے پہلے (جو ما ینطق عن الہوی) اور الفاظ کلام الا وحی یوحی ہوتی ہے۔ یعنی وہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے وہ دراصل فرمودہ خدا اور رسول علیہ السلام ہوتا ہے۔ اس لئے حضور کے ارشاد سے پیشتر ہی تم تمام کے تمام خاموش بیٹھے رہو اور ان کے کلام سے پیشتر کوئی لفظ نہ کہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تمہارے لفظ کو سنتا اور تمہارے دلوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے۔

۲۔ دوسری آیت میں مودب نہ دینے پر تادیب اور سزا بھی ارشاد فرمایا ہے۔ فرمایا سرکار دو عالم محبوب رب تعالیٰ علیہ السلام کے حضور میں اونچی آواز بھی نہ نکالو۔ کیونکہ اگر تم کوئی آواز اونچی نکالو گے تو جس طرح تم آپس میں اونچی آواز سے گفتگو کرتے ہو۔ تو تمہارے نیک اعمال سب ضائع ہو جائیں گے۔ اور تم کو ان کے ضائع ہو جانے کا شعور بھی نہ ہوگا۔ اور تم کو اپنی اس گستاخانہ حرکت اونچی آواز کی بدولت تمام نیک اعمال کی بعد اطلاع بلا علم ضائع کر دیئے گے (اب بھی روضہ اقدس منورہ و متبرک پر حاضری کے وقت کسی کو اونچی آواز سے سلام عرض کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ حیات النبی علیہ السلام کا دربار عالی اقدس اور منور ہے۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم فرماتے ہیں ؎

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

۳۔ تحقیق جو لوگ دربار رسالت میں حاضری کے وقت سرکار دو عالم علیہ السلام کے حضور میں اپنی آواز کو پست کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے واسطے آزمایا ہے۔ اور ان کے لئے بخشش ثواب عظیم ہے۔ گویا وہ لوگ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں پست آواز سے بولتے ہیں۔ وہ پرہیزگار ہیں۔ اور بارگاہ ایزدی سے ان کو بڑا ثواب ملے گا۔ ان کے بعد آیت میں علم ہے کہ سرکار دو عالم علیہ السلام جب اپنے حجرہ شریف میں باہر سے آواز دے کر بلانے والے اکثر بے عقل ہیں۔ یعنی دروازہ کے باہر آواز دیکر بلانا غلط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفٰی ما جاء الا رحمۃ للعالمین

سبحان اللہ۔ خالق ارض و سماء مالک ہر دو سرا و ما فیہما نے اپنی قدرت کاملہ سے اس احسن الخالقین نے اپنے رحم و کرم۔ فضل و نوازش سے انسان ضعیف البنیان کو خلعت نا خود لقد کرمنا بنی آدم سے مشرف بنا کر اس کرہ خاکدان میں جب اپنا خلیفہ بنا کر اور تمام دیگر مخلوق اس کا خادم بنا کر اسے دنیا میں بسانا چاہا تھا اس نے تمام ملائکہ کو اپنے اس علم پاک سے مطلع فرمایا۔ اور بنی آدم کو اللہ تعالےٰ حقائق اشیا کا علم عطا فرمایا۔ اور اپنے لئے اور اپنے لئے محبت اور عشق اسے سرشار فرمایا۔ اور خلیل ارواح کو سرکار دو عالم خاتم الانبیاء والمرسلین کے سامنے پیش کر کے سرکار دو عالم علیہ السلام کی محبت اور عشق سے سرشار کیا۔ چنانچہ مولنا عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نخستین بادہ کاندر جام کردند ؂ ز چشم مست ساقی وام کردند

روز الست جب دلوں میں محبت الٰہی کی شراب ڈالی گئی۔ تو ساقی سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخمور آنکھوں سے رجو ہزار ہا ہزار سال پہلے سے محبت الٰہی سے سرشار و مخمور تھی۔ قرضہ لے کر ارواح کے دلوں میں شراب محبت الٰہی ڈالی گئی تھی۔ انسان فطرۃً ایک معجون مرکب ہے۔ اسکی ذات میں سُفلی اور علوی صفات دونو موجود ہیں۔ سفلی صفات اسکو تحت الثریٰ کی طرف کھینچتی ہیں۔ اور علوی صفات بام ثریا سے بھی اوپر لے جانا چاہتی ہیں۔ شیطانی اور دلفریب مناظر ایمان سوز نظارے اس کو خدائی عرفان عشق محبت الٰہی سے بالکل خالی اور معرا کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑتے مگر چونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر تحریر کر دیا۔ کہ روز الست سے اس کو اللہ تعالےٰ اپنے عشق و محبت کی شراب سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ ہی عطا کی ہوئی ہے۔ اگر اسوقت کوئی صاحب دل صاحب پرستی کی پاک دل اہل وفا کے نظر عنائت سے یاد کرے تو بچ جاتا ہے۔ ورنہ خسران المبین ۔۔۔ روز الست کے تقسیم محبت و عشق الٰہی کی نسبت جناب صاحب لسان الغیب حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ شعر

بر در میخانہ عشق ای ملک تسبیح گوی ؂ کاندر اینجا طینت آدم مخمر می کنند۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ شعر فرشتہ عشق نداند کہ چیست قصہ مخوان ؂ بخواہ جام شراب و بخاک آدم ریز۔

دوسری جگہ ارشاد کرتے ہیں (یہ سب کچھ روز الست کے اجتماع کی نسبت ہی ہے)

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند ❊ گل آدم بسرشتند بہ پیمانہ زدند۔

آسمان بار امانت نتوانست کشید ❊ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند۔

یہ سب کچھ قرآن میں موجود ہے۔ ❊ س عنکبوت اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْ۔

اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ س الاحزاب

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاَشْفَقْنَ مِنْہَا

وَحَمَلَہَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَہُوْلًا ۔

یہ سب کچھ قرآن پاک خدا تعالٰے جل شانہ کی آخری مکمل کتاب میں موجود ہے۔ مگر پڑھنے اور سمجھنے کے لئے دل دانا اور چشم حسن بین ہونی چاہئے۔ یا کسی اہل نظر کی فیض بخشی سے یہ مرتبہ نصیب ہو سکتا۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ شعر

بیا کہ چارہ ذوقِ حضور و نظم امور ❊ بہ فیض بخشی اہل نظر توانی کرد۔

دنیا ایک امتحان گاہ ہے۔ ایک طرف تو ایمان سوز۔ دل کش اور دل نواز مناظر اور ساتھ ہی محبت الہٰی کی کشش۔ ان ہر دو صفات سے ان کو متصف کر کے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اور مقصود آفرینش تو عبادت اور عرفان الہٰی ہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اپنی کمزوری ضعیفی اور جہالت کو تسلیم کرتے ہوئے ایک صاحب دل انسان نے بارگاہ رب العزت میں خوب فریاد کی ہے۔

شعر درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ❊ باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش۔

اس خالق ارض و سما۔ مالک ہر دو سرا رب تعالےٰ عز اسمہ و جل شانہ نے اپنی پیاری مخلوق کو رہزنوں اور ٹھگوں اور گمراہ کرنے والوں کے دھوکا دہی فریب کاری سے بچانے اور ان کو صراط مستقیم پر چلانے اور راہ سلامت دکھانے کے لئے ہزارہا انبیاء و رسل اولو العزم پیغمبران اور مصلحان ہر قریہ اور ہر قوم۔ ہر ملک میں مبعوث فرمائے۔ جو اپنے اپنے وقت میں اپنی قوم کو راہ صداقت (صراط مستقیم) توحید الٰہی عبادت الٰہی کی تعلیم دیتے رہے۔ ان میں سے کسی نبی نے کسی رسول نے تمام زمانوں۔ تمام سکون۔ تمام قوموں کی ہدایت کا کوئی دعوی نہ کیا۔ جبکہ ہر ایک نبی ہر ایک مصلح اپنی اپنی قوم کو ہی ہدایت کرتا رہا۔ مگر ان تمام زمانوں اور انبیاء کی تعلیم اور تربیت کے بعد ایک وقت ہمارے مولا تعالیٰ جل شانہ نے مقبول فرمایا اولاد جس کی نسبت خود پیغمبران نے جب اس نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ کو مکہ مکرمہ میں آباد کیا۔ جب حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے تعمیر کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمایا۔ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا وجعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کل کام بنایا۔ بیت المعمور

بیت اللہ شریف کو مخلوق کے جائے ثواب بنایا۔ اور جائے امن۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف میں اپنی اولاد اور ساکنین مکہ شریف کے لئے دعا مانگی کہ اے میرے رب اس شہر کو امن والا بنا۔ اور اس شہر کے رہنے والوں کو جو کوئی ایمان والے ہوں۔ رزق اور میوے عطا کر۔ اور کعبہ شریف کی تعمیر کے بعد یہ دعا مانگا رب العزت میں کی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ اس کے بعد سرکار دو عالم سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے مندرجہ ذیل دعا کی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ چنانچہ یہ دعائیں حرف بحرف مولیٰ کریم نے منظور فرمائیں۔ اور جو لوگ حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے مشرف قبولیت عطا کیا۔

شان رحمۃ للعالمین:- ہم نے اوپر مختصراً تحریر کر دیا ہے کہ تمام انبیاء ذی الکرام علیہم السلام اپنے اپنے قانون اور اپنی اپنی قوم اور سکون میں ہدایت کرتے رہے۔ مگر کسی نبی نے تمام قوموں تمام سکون تمام زمانوں کے لئے ہدایت فرمانے یا نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ اپنے اپنے وقت میں ہر ایک ملک میں وہاں کے نبی نے تبلیغ احکام حق تعالیٰ کی کہ اب قوموں میں بنی آدم صلاحیت اور ہدایت قبول کرنے کا ملکہ کامل ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب خاتم الانبیاء والمرسلین کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کے مطابق مکہ شریف میں جہاں پر حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام نے بیت اللہ شریف کی بنا رکھی تھی۔ اپنے فضل و کرم سے صفات کاملہ اور بہتر و خلق اللہ سے مزین فرما کر خلق عظیم کی وہ خصائل سے مزین فرما کر خاتم الانبیاء والمرسلین صفات و خطاب سے ملقب فرما کر مکہ شریف میں بارشاد ذیل وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ مبعوث فرمایا۔

شان رحمت اللعالمین بیان کرنے سے پیشتر ہم ناظرین رسالہ کی خدمت اقدس ایک مسلم مسئلہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ حق ہے۔ اور اس کا کلام پاک حق۔ وہ کلام پاک سرکار دو عالم تک لانے والا آمین اور حق گو اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم امین۔ حق یعنی اللہ تعالیٰ حق۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حق۔ اسکے بحکم قَدْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ اس لئے قرآن پاک کے آیات بینات جو حضور پر نازل ہوئے۔ بالکل حق ہیں اور ان میں سے کسی پر اعتراض کرنے والا۔ شک کرنے والا منکر ہے۔ اور رسول علیہ السلام کے دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اب ذرا چشم و گوش دل کھول کر پڑھو اور سنو۔ کہ مولیٰ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے محبوب حضرت خاتم النبیین و المرسلین کی شان میں کیا ارشادات فرماتے ہیں۔ فی الحقیقت تو قرآن کریم جیسا کہ جناب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نے فرمایا حسن اخلاق سرکار دو عالم علیہ السلام ہے۔ مگر ہم مختصراً چند ارشادات باری تعالٰی صاحب رحمت اللعالمین کی شان کے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

(۱) آپ کو اللہ تعالٰی نے قرآن پاک سورہ الحمد شریف صراط مستقیم کا عالی لقب سے یاد فرمایا ہے اور تمام مومنوں پر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پڑھنا ہے۔ اور دل سے پڑھنے اور بالتصور پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ائمہ کرام اور جملہ علما کرام کے نزدیک بدون تلاوت الحمد شریف نماز نہیں ہوتی۔ پس اول بسم اللہ نماز بدون ہدایت صراط مستقیم نماز کو شرف عطا نہیں ہوتا۔

(۲) اللہ تعالٰی نے آپ کو بھی سرکار دو عالم کو لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔ سبحان اللہ حضور علیہ السلام کو اپنی اُمت پر کیسی مہربانی اور شفقت ہے۔ اور ان کی تکلیف رفع کے لئے کیسی شاق تھی۔

ترجمہ۔ تم ہی میں سے تمہارے پاس اور رسول (ہمارا) آیا۔ اس پر بھاری ہے۔ یا اس کو پُرا شاق ہوتا ہے جب تم کو مومنوں کو کوئی تکلیف ہو اور وہ تم پر (مومنوں پر) حریص ہیں۔ اور مومنوں پر یعنی ایمان والوں پر شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔ اس آیت شریف اللہ تعالٰی نے تمام اہل حجاز۔ تمام اہل عرب اور عام مومنین دنیا کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہم تم میں سے تمہارا جانا پہچانا رسول مبعوث فرمایا۔ جو تمہاری فلاح الدین کا حریص ہے۔ اور جس کو تمہارے دکھ سے اور تکلیف سے بڑا دکھ اور تکلیف ہوتی ہے۔ اور وہ ذات ستودہ صفات چونکہ رحمۃ اللعالمین ہے اپنے مومن بندوں پر بے حد شفقت کرنے والا اور رحیم (مہربان) ہے اہل عرب تو قوم تمام حضرات ابراہیم کی اولاد اور قریش ہے۔ اس لئے رؤف الرحیم بالمؤمنین تمام اہل عرب کے لئے بھی خاص ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دوسری جگہ حکم ہے۔ اِنَّ المودۃ ذی القربیٰ اور تمام اہل عرب آپ کے قرابت والے۔ اور ایک اور آیت شریف عرض کرتا ہوں جس سے حضور کی شان بلند ترین آپ کو معلوم ہو جائے گی۔

(۳) وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔ ترجمہ بے شک اللہ نے احسان کیا اوپر مومنوں کے (ایمان والوں پر) جو ان ہی میں سے رسول جو اسکی (اللہ تعالٰی کی) آیات ان پر پڑھتا ہے۔ اور ان کے دلوں کو ان کے قلوب پاک اور صاف کرتا ہے۔ اور ان (عرفان) اور حق تعا۔ اور احکام میں حق تعالٰی سکھاتا ہے۔ اور وہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعثت سے پہلے تو صریحاً گمراہ تھے۔

(۴) ایک اور آیت اسی مطلب کی دوسری جگہ سورہ جمعہ میں حق تعالٰی نے فرمائی ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ

الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین + ترجمہ :۔ وہی ہے پاک ذات جس نے ان پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔ جو ان پر آیات (اسکی) اللہ کی پڑھتا ہے۔ اور ان کے قلوب کو پاک اور مصیفہ کو مصفا کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب (معرفت وحقائق الانبیاء) اور کتاب جو ظاہری آنکھ سے او جھل اور پوشیدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (اس شفقت۔ یہ باقی رافت اور رحم کے تم ظاہراً گمراہی میں ہے سبحان اللہ کیا شان کریمی ورحیمی۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ صرف قرآن پاک کی آیات ہی مومنوں کے اوپر پڑھتے تھے۔ بلکہ اپنے نورانی نظر نبوت سے ان تزکیہ نفس اور تصفیہ قلوب فرما کر کتاب معرفت کتاب خالق الاشیا کتاب لوح محفوظ تک ان کو سکھا دیتے تھے۔ سبحان اللہ

دوسری جگہ اللہ تعالےٰ عز اسمہ وجل شانہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم یتلوا علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون + ترجمہ جیسا ہم نے تم ہی کا تم میں رسول بھیجا۔ جو تمہارے پاس ہماری آیتیں پڑھتا ہے۔ اور تم کو سنوارتا ہے پاک بناتا ہے۔ قلوب کا تزکیہ اور تصفیہ کرتا ہے۔ اور تم کو کتاب معرفت اور حکمت سکھاتا ہے اور وہ سکھاتا ہے تم کو جو تم نہیں جانتے تھے۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالےٰ الیا علو شان سرکار دو عالم بیان کرتا ہے کہ جو انسانی ہمہ اک سے بالاتر ہی ارشاد ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور توابیت بدوں قبولیت وسفارش سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ رب تعالیٰ سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

آیت شریف:۔ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما + تمام دنیا والوں کو۔ تمام اقوام کو تمام لوگوں کو حکم عام سنایا جاتا ہے۔ دیا جاتا ہے۔ کہ اگر لوگوں نے بوجہ خطا کاری۔ الحاد و کفر وانکار کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ تو اگر اس خطا کاری کفر و الحاد۔ گنہگاری اور ظلم سے بخشش اور معافی چاہتے ہیں تو ان تمام لوگوں کے لئے لازم ہے۔ اور واجب ہے۔ کہ وہ تمہاری خدمت (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ اور حاضر ہو کر پس آپ کے روبرو آپ کے حضور میں آپ پر بدل وجان ایمان لاکر بارگاہ الہٰی میں آپ کی شہادت اور گواہی میں استغفار کریں بخشش طلب کریں۔ کہ صرف ان کی بخشش طلبی کے لئے ہے۔ ان کی کوئی توبہ قبول ہو کر ان خدا کی مہربانی عطا نہ ہوگی۔ بلکہ شرط یہ ہے۔ کہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب لوگ رب کی خدمت میں حاضر ہو کر سچے دل سے آنحضرت کے شہادت سے بدل بخشش طلب کریں۔ اور ان کی حاضری پر سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یقین ہو کہ یہ لوگ اپنے اعمال ناسزا سے دی ندامت سے توبہ کرتے اور بخشش مانگتے اور سرکار دو عالم ہے۔ ان کے لئے خدا تعالےٰ سے بخشش اور معافی کے ان کے واسطے طلبگار ہوں۔ تو البتہ وہ اللہ کو تواب توبہ قبول کرنے والا اور مہربانی کرنے والا پائینگے۔ گویا قبولیت توبہ

اور خدا کا رحم ہونا۔ اور رحم کرنا۔ رحمت اللعالمین کے سامنے حاضر ہے کہ بدل وجان ایمان لا کر توبہ کے لغیر اور قبولیت سرکار دو عالم کے لغیر بارگاہ ایزدی توبہ کی نہ قبولیت ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کے لئے رحیم ہوگا۔

سید الانبیاء والمرسلین کی علیہ الصلوٰۃ والسلام مومنوں کے حق میں محبت۔ شفقت رحم و رافت کی مذکرکہ آیات سے حضور کی نرم دلی کی نسبت مولیٰ کریم عز اسمہٗ نے ارشاد فرمایا ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ترجمہ: پس خدا تعالےٰ کی رحمت کے تو آپ ان کے واسطے نرم ہوتا ہے (یعنی نرم مزاج پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کے واسطے اور اگر سخت خو اور سخت دل ہوتے آپ بے رحم ہوتے ہیں۔ تو البتہ آپ کے گرد سے سب لوگ بھاگ جاتے۔ مگر آپ کو رحیم دل والا رحمت اللعالمین اور نرم دل پیدا کیا گیا ہے۔ رحمت اور مانت آپ کی شان کریمی ہے۔ اسلئے سب لوگ آپ کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ سخت دل کر معاف کرنے والے ہوتے تو لوگ آپ کے نزدیک نہ آتے۔ بلکہ آپ سے دور بھاگ جاتے۔ چونکہ آپ نرم دل اور رحیم۔ رحمت اللعالمین ہیں۔ پس ان کو معاف کرو۔ اور ان کے لئے بخشش مانگو۔ اللہ تعالےٰ قادر مطلق یفعل ما یشاء مالک مگر سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان عالی اور علو مراتب کہ گنہگاروں کو حکم دیا جاتا ہے کہ حضور سید الانبیاء والمرسلین علیہ السلام نرم دل اور رحیم ہیں سخت دل اور سخت خو نہیں ہیں۔ آپ رحیم اور رحمۃ اللعالمین ہیں۔ آپ ان گنہگاروں کو پہلے خود معاف کرو۔ اور پھر ان کی بخشش مانگو۔ گویا بدون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے معافی عطا ہونے اور اور حضور کے بخشش طلب کرنے کے لغیر گنہگار کو معافی رحمت و بخشش بارگاہ رب تعالےٰ سے عطا نہیں ہوتی۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ + صلائے عام تمام مخلوق۔ تمام انسانوں کے لئے جو شخص خدا کی محبت کا خواہشمند ہے جو جویاں محبت و عشق الٰہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو فرما دو۔ کہ اے محبت الٰہی کے طلب کرنے والو تم کو کسی اور جگہ سے محبت الٰہی نصیب نہ ہوگی۔ مگر میں چونکہ خدا تعالےٰ کا محبوب ہوں۔ تم سب لوگ بے چون وچرا میرے پیچھے میرے قدم بقدم چلے آؤ۔ تو تم کو اللہ تعالےٰ اپنا بنا لیگا سبحان اللہ کیا بے نظیر رحمت و کرم ہے۔ کہ رحمت اللعالمین کے اتباع میں خدا تعالےٰ کی طرف سے شان محبوبی عطا ہے۔ اس غفور اور رحیم رب کی شان محبوبی اس غفور و رحیم رب تعالےٰ کی بارگاہ سے دلی اتباع رؤف و رحیم نہایت ہی شفیق اور نہایت ہی مہربان نبی سرکار دو عالم کے اتباع کے صدقہ میں عطا ہو جاتی ہے۔ سرکار دو عالم علیہ السلام رحمت مجسم جملہ عالموں کے لئے رحمت ہیں۔ جن و انس کے لئے رحمت ہیں۔ اسلئے جو شخص بھی دل سے سرکار دو عالم رحمۃ العالمین

علیہ السلام کی بصدق اتباع کرے گا۔ وہ اس رؤف و رحیم کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی اور اتباع کے صدقہ میں رحمت کا حصہ حاصل کر کے محبوب خدا ذوالجلال ہو جاتے گا۔

دوسری جگہ مولیٰ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ + ترجمہ: جس کسی نے رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی۔ خدا تعالیٰ غفور الرحیم کی بارگاہ عالی میں سرکار دو عالم صلعم شان محبوبی کی اس قدر قبولیت اور علو شان ہے۔ کہ انسان کی عقل و فہم سے وری الورا ہے۔ خدا تعالیٰ واجب الوجود خالق الاخر اسماء خالق جن و بشر ہا کی ذات اقدس انسانی فہم و ادراک وری الورای ہے ہمارے وہم و خیال۔ فہم و عقل سے بالاتر ہے۔ اس ذات اقدس نور علی نور کو کون دیکھ سکتا ہے کون اس بے مثال بے نظیر بے چون ہستی کو دیکھ سکتا ہے۔ یا اسکی کنہ کو پہنچ سکتا ہے۔ رب تعالیٰ کی ذات اقدس کو دیکھنا انسانی محدود عقل و فہم والے کے لئے محال اور ناممکن ہے بڑے عظیم الشان پیغمبر بھی اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کے دیکھنے کی تاب نہ لا سکے۔

خر موسیٰ صعقا:۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام ذرا سی تجلی سے بے ہوش گر پڑے تھے۔ موسیٰ ز ہوش رفت بیک جلوہ صفات تو عین ذات می نگری در تبسمی انسان کی کمزوری۔ بے بضاعتی جب اس قدر تھی۔ جب اس قدر تھی تو مولیٰ الکریم نے اپنے بندوں پر رحم فرمایا۔ اور ایک نورانی نور بخش رسول افضل الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو ان ہی میں سے تھا۔ اپنے بندوں پر احسان فرمایا۔ اور اپنی آیات بینات ان کو سمجھانے اور ان کے نفوس کے تزکیہ کرنے اور ان کے قلوب کے تصفیہ کے لئے رحم کر کے مبعوث فرمایا۔ یہ رحمت یہ فضل۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرمایا۔ کہ چونکہ تم میری ذات کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اسی لئے تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ کہ تم ہمارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام غلام بن کر اس رحمۃ اللعالمین کے نور مجسم کے اسوہ حسنہ اخلاق کریمہ کی اتباع کرو۔ اور ان ہی کی اطاعت کرو۔ انسان مشرلودہ اعمال کی پیروی و اتباع کرو۔ اور وہی ہماری اطاعت ہے۔ اور اسی فرمانبرداری اور اتباع سے تم کو ہماری بارگاہ عالی سے تمہارے تمام گناہوں سے معافی ہو جائے گی۔ اور نہ صرف معافی ہی ہو گی بلکہ شان محبوبی عطا ہو گی۔ تو جس خوش نصیب کو شان محبوبیت خدا حاصل کرنے کی آرزو اور تمنا ہو۔ تو اسکے لازم اور ضروری قانون۔ اور اصول ارشاد کردہ خدا تعالیٰ یہ ہے۔ کہ وہ سرکار دو عالم رحمۃ اللعالمین روحی فداہ و ابی علیہ السلام کی غلامی اور پیروی۔ اطاعت اور فرمانبرداری کرے تاکہ مقصد حیات حاصل ہو جائے۔ شعر

خلاف پیمبر کسے راہ گزید ÷ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اس رحمۃ اللعالمین کی شان بیان کون کر سکتا ہے۔ شعر ؏ خدا سے پوچھئے شان محمد +
سبحان اللہ۔ ارشاد باری ہے۔ ÷ قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک کو مولیٰ کریم نور فرماتے ہیں۔ تو جو بھی اس نور کی اتباع اور اطاعت نہ کرے گا۔ وہ تاریکی اور ظلمت اور اندھیرے میں کرے گا۔ اور دارین میں ذلیل و خوار ہوگا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (س۔ اعراف) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ اے نبی کریم آپ ان لوگوں کو فرما دیں۔ کہ میں خدا کی طرف سے تم تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں۔

اس لئے سرکار دو عالم کی شان کون بیان کر سکتا ہے۔ تمام قرآن ان کے مکارم اخلاق اور اوصاف ستودہ سے مملو اور بھرپور ہے۔ جس ذات پاک پر مولیٰ کریم خود اور اسکے فرشتے سلام و صلوٰۃ بھیجتے ہوں۔ اسکے مدارج عظیم اور شان عظیم کو کون بیان کر سکتا ہے۔ سبحان اللہ جس کے پاک ہاتھ سے کنکریاں جو اعدائے دین کی طرف پھینکی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی نسبت یوں فرمائے۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اور دوسری جگہ بیعت رضوان کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا۔ ید اللہ فوق ایدیھم فرمایا۔ کیا شان ہے۔ سرکار دو عالم رؤف و رحیم علیہ السلام خطا کاروں کو گنہگاروں کو ایک نظر کرم سے اور اپنے نور باطنی سے ظاہر اور پاک کرنے کا حکم ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ کی نظر سے انسانی قلوب ظاہر اور منور ہو جاتا ہے۔ طھرھم وتزکیھم وصل علیھم ان صلوٰتک سکن لھم واللہ سمیع علیم۔ یعنے حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسی صفات کا ملہ عطا فرمائی تھیں۔ اور آپ کو ایسے معجزات عطا فرمائے تھے کہ آپ اپنی نورانی نظر سے مومن کے جسم کو پاک اور سینہ کو منور کر کے اسکے دل میں نور بھر دیتے تھے۔ اور اس طرح صرف توجہ سے تزکیہ نفوس اور تصفیہ قلوب کرنا آپ کا ادنیٰ اعجاز تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی منصب حضور رحمۃ اللعالمین کو عطا کیا۔ کہ حضور مومنوں کے لئے دعا خیر فرما دیں۔ کیونکہ انکی دعا سے ان پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے۔ اور ان کی تسکین خاطر ہو جاتی ہے۔ سورہ الم نشرح۔ سورہ والضحیٰ۔ سورہ کوثر۔ بلکہ تمام قرآن آپ کی شان عظیم و بلند بیان کرتی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفضیل بحکم ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون کیا پاک ارشاد حق تعالیٰ ہے۔ کہ آپ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ اور آپ ان منکرین مشرکین کے بھی اوصاف میں ہو۔ اور آپ ہی ان کے لئے دعا مانگتے ہو۔ آپ چونکہ رؤف و رحیم۔ رحمت اور شفیق ہیں۔ اسکے آپ کے صدقہ ہی۔ اے رحمۃ اللعالمین ہم ان پر عذاب نازل نہیں کرتے۔ سبحان اللہ۔ کیا شان بیان کر دی۔ شعر۔

دامان نگاہ تنگ گل حسن تو بسیار ؂ گلچین تو از تنگی داماں گلہ دارد۔

نظمِ خیر مقدم

اعلیحضرت قبلہ عالم و عالمیان حضرت الحاج پیر سید محمد حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم
و اعلیحضرت قدوۃ السالکین حضرت الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم
(بر مکان جناب عبدالمنان صاحب جماعتی انجینئر بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۵۹ء)

شہِ دین و دنیا محمد حسین ہوئے جلوہ آرائے فیض نظر
شہِ جان و دل شاہ نور حسین کراچی میں پہلے سے ہیں جلوہ گر
سپہرِ ولایت کے یہ مہر و ماہ یہ گنجینۂ دین کے لعل و گہر
قدم رنجہ فرما ہیں دونوں جہاں ہے فیض آج منان صاحب کے گھر
میں اب اس کی تاریخ بھی قادری کہوں، "نور کاشانہ شمس و قمر"
۱۳۷۹ھ

یہ شمس و قمر اوجِ عظمت کے ہیں یہ عالی مناقب - یہ والا گہر
سلامت رہیں - باکرامت رہیں رہیں زندہ - تابندہ - پایندہ تر
یہ چشم و چراغِ علی پور ہیں یہ روشن ہیں - روشن گر بحر و بر
یہ ہیں قبلۂ عالمِ جاں کے نور اسی نخلِ فضل و شرف کے ثمر
ہمیشہ ہے عالم پہ لطف و کرم سدا بارشِ خلق ہے خلق تر
بناتے ہیں کندن مسِ خام کو نظر میں ہے یہ کیمیائی اثر
نظر سے کریں کیمیا خاک کو جو ہو جائے اک گوشۂ چشم ادھر
کرم کے ہیں ہم سب ہی امیدوار نوازند شاہان گدا را مگر،

دلِ قادری بھی ہے اک سنگِ سخت
محبت کے اس سے بھی نکلیں شرر
(حامد حسن قادری - کراچی)

ٰ عبدالمنان صاحب نقشبندی جماعتی - انجینئر کراچی یونیورسٹی